روایت حدیث میں ائمہ کی احتیاط

حضرت عمرؓ نے حزم واحتیاط کے طور پر حضرت ابومسعودؓ، حضرت ابوالدرداءؓ اور حضرت ابوذرؓ کو ایک موقع پر قید کر دیا تھا کہ وہ کثرت سے حدیثیں بیان کرتے ہیں۔(المعتصر ص ۴۵۹) تاکہ لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ حدیثوں کے بارے میں بھی باز پرس ہوتی ہے اور وہ بے ثبوت حدیثیں پیش کرنے کی جسارت نہ کریں۔امام علی ابن المدینیؒ (المتوفی ۲۳۴ھ) نے، جو جلیل القدر محدث اور امام بخاریؒ کے استاد تھے، صاف اور صریح الفاظ میں لوگوں سے کہہ دیا تھا کہ میرے والد فن حدیث میں ضعیف ہیں، ان کی کوئی روایت قابل اعتماد نہیں ہے۔(میزان الاعتدال ج ۲ ص ۲۷) امام وکیع بن الجراحؒ (المتوفی ۱۹۷ھ) جو الامام الحافظ الثبت اور محدث العراق تھے، ان کے والد سرکاری خزانچی تھے۔اسی وجہ سے امام وکیعؒ ایسی روایت کو جس میں ان کے والد متفرد ہوتے، قبول نہیں کرتے تھے تاوقتیکہ کوئی اور ثقہ راوی بھی اس حدیث کو بیان نہ کرتا۔(تہذیب ج ۱۱ ص ۱۳۰) حضرت امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ حضرت امام مالکؒ کو جب کسی حدیث میں شک پڑتا تو اس ساری حدیث کو ترک کر دیتے۔(الدیباج المذہب ص ۲۴) امام یحییٰ بن یحییٰؒ (المتوفی ۲۲۶ھ) کو، جو الامام اور الحافظ تھے، جب کسی حدیث کے ایک کلمہ میں توقف اور تردد ہوتا تو ساری حدیث کو ترک کر دیتے اور اس کہ روایت نہ کرتے۔(تذکرہ ج ۲ ص ۴) حضرت امام بخاریؒ فرماتے ہیں کہ میں نے دس ہزار حدیثیں اس لیے ترک کر دیں کہ ان کے ایک راوی میں کوئی بات محل غور و فکر نظر آئی اور اتنی ہی تعداد میں ایک دوسرے راوی کی حدیثیں بھی اسی وجہ سے ترک کر دیں۔(بغدادی ج ۲ ص ۲۵) حضرت امام اوزاعیؒ کے اپنے ہاتھ سے لکھی ہوئی تیرہ عدد ضخیم کتابیں تھیں، وہ زلزلہ کے موقع پر جل گئیں۔اتفاقاً ان میں سے ایک کتاب کسی طرح بچ گئی۔وہ کسی آدمی کو مل گئی اور وہ اسے امام صاحبؒ کے پاس لے آیا کہ یہ آپ کے ہاتھ کی لکھی ہوئی اور اصلاح کردہ کتاب ہے لیکن امام اوزاعیؒ نے اس کتاب کو جب تک زندہ رہے، قبول نہ کیا، کیونکہ وہ درمیان کے کچھ عرصے میں ان کی نظروں سے اوجھل رہی تھی۔(صحیح ابوعوانہ ج ۱ ص ۳۲ و تہذیب التہذیب ج ۱ ص ۲۴۲)